میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

ہفتہ،20ذی القعد،1441ھ | 11/07/2020 | نمبر:1441/78

پریس ریلیز

# اب نہیں تو کب؟ خلافت نہیں تو کون؟

# باجوہ-عمران حکومت صرف عوام کے سامنے اقرار نہیں کر رہی و گرنہ امریکی ڈکٹیشن پر وہ مقبوضہ کشمیر کو عملاً ہندو ریاست کو سرنڈر کر چکی ہے!

آئی ایس پی آر نے 2جولائی 2020 کو وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ گلگت بلتستان میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ نئے فوجی دستے نہیں بھیجے گئے ہیں۔ یہ اعلان بھارتی میڈیا میں شائع ہونے والی ان خبروں کے جواب میں کیا گیا جس میں یہ دعوی کیا گیا تھا کہ پاکستان نے چین اور بھارت کے تناؤ کے تناظر میں 20 ہزار اضافی افواج گلگت بلتستان میں لائن آف کنٹرول پر بھجوائی ہیں۔ جب سے مقبوضہ کشمیر کے علاقے لداخ میں لائن آف ایکچول کنٹرول (LAC) پر چین اور بھارت کے درمیان کشیدگی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے، پاکستان اور کشمیر کے مسلمان کشمیر کی آزادی کے حوالے سے مزید پر جوش ہو گئے ہیں۔ پاکستان کے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ عالمی اور علاقائی حالات اس حوالے سے بہت موافق ہیں کہ اگر آج افواج پاکستان کے شیروں کو حرکت میں لایا جائے تو مقبوضہ کشمیر کو با آسانی ہندو ریاست کے قبضے سے چھڑایا جا سکتا ہے۔ عالمی حالات کے تناظر میں یہ واضح ہے کہ کورونا وائرس کی تباہ کاریوں نے پوری دنیا خصوصاً امریکا و یورپ کو جکڑ رکھا ہے جس کی وجہ سے ان کی پہلے سے زوال پذیر معیشتیں مزید تنزلی کا شکار ہو گئی ہیں۔ امریکا میں ایک کالے امریکی کا سفید فام پولیس کے ہاتھوں بے رحمانہ ہلاکت نے امریکی معاشرے کو مزید تقسیم کر دیا ہے۔ امریکا افغانستان سے اپنی افواج کو نکالنے کے لیے طالبان کے ساتھ ایک مستقل "امن" کے لیے مرا جا رہا ہے اور امریکی صدر ٹرمپ کئی بار یہ اعلان کر چکا ہے کہ امریکی افواج کو دوسرے علاقوں میں لڑنے کے لیے بھیجنا امریکا کے لیے انتہائی گھاٹے کا سودا ہے، جبکہ یہ سال امریکا میں صدارتی انتخابات کا سال ہے جس کی وجہ سے امریکا دنیا کے امور پر مکمل توجہ مرکوز نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اگر پاکستان کوئی عملی قدم اٹھالیتا ہے تو امریکا بھارت کی کوئی زیادہ مدد کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو گا۔

علاقائی تناظر کے لحاظ سے مقبوضہ کشمیر کی صورتحال یہ ہے کہ کشمیری مسلمان الحاق پاکستان کے سوا کسی دوسرے آپشن کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، وہ اپنے شہیدوں کے جنازے پاکستان کے جھنڈے میں لپیٹتے ہیں اور تقریباً نو لاکھ بھارتی افواج کی موجودگی کے باوجود نہتے بغیر کسی خوف کے ہندو افواج کا سامنا کرتے ہوئے اپنے موقف سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے پر تیار نہیں ہے۔ دو درجن علیحدگی پسند تحریکوں کا سامنا کرنے والے ہندوستان کو شہریت کے قانون میں ترمیم نے مزید تقسیم کر دیا ہے۔ بھارت چین تنازعے کے باعث ہندو ریاست زیادہ افواج پاکستان سے مقابلے کیلئے تعینات کر کے چین کے سامنے اپنے آپ کو تر نوالہ نہیں بنا سکتا۔ بالی ووڈ اور میڈیا کے ڈھکوسلوں اور قوم پرستی کے مصنوعی نعروں کے علاوہ ذات پات کی بنیاد پر منقسم ہندو ریاست میں آباد سینکڑوں قوموں کو ایک کرنے والی کوئی چیز موجود نہیں۔

لہٰذا یہ مقبوضہ کشمیر کی اسلامی سرزمین کو کفار کے قبضے سے چھڑانے کے اسلامی حکم کی تکمیل کا آئیڈیل موقع ہے۔ لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت امریکی غلامی میں اندھی ہو کر اب بھی "تحمل" کی بزدلانہ پالیسی پر عمل پیرا ہے جبکہ آج بہت کم وقت میں با آسانی مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرایا جا سکتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ایک سینئر پاکستانی اعلی عہدیدار نے یہ کہا کہ پاکستان کسی بھی (بھارت چین) تنازعے کو "منفی" طور پر دیکھتا ہے اور خطے میں امن چاہتا ہے۔ پس یہ بالکل واضح ہے کہ پاکستان کی موجودہ سیاسی و فوجی قیادت کسی صورت مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لیے افواج پاکستان کو حرکت میں نہیں لائے گی چاہیے عالمی اور علاقائی حالات کتنے ہی سازگار کیوں نہ ہو جائیں اور وہ عملاً کشمیر آج کے راجہ داہر کی قیادت میں ہندو ریاست کو سرنڈر کر چکی ہے۔

وقت آچکا ہے کہ پاکستان میں نبوت کے نقش قدم پر خلافت قائم کی جائے تاکہ خلیفہ راشد، جو کہ صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے کا پابند ہوتا ہے، بغیر کسی تاخیر کے افواج پاکستان کے محمد بن قاسموں کو حرکت میں لائے اور مقبوضہ کشمیر کی اسلامی سرزمین کو کفار کے قبضے سے آزاد کرا کر مسلمانوں کو ہندو مظالم اور بالادستی سے نجات دلائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ "اور ان کو جہاں پاؤ، قتل کر دو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو۔"** (البقرہ، 2:191)۔

**ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس**

ویب: www.hizb-pakistan.com انسٹاگرام: https://instagram.com/HTmediaPAK01 ای میل: HTmediaPAK@gmail.com
فیس بک: https://Facebook.com/HTmediaPAK04 ٹویٹر: http://Twitter.com/HTmediaPAK
وائس ایپ نمبر: +967 713 645 449 پوڈکاسٹ: https://anchor.fm/HTmediaPAK
حزب التحریر آفیشل ویب سائٹ: http://www.hizb-ut-tahrira.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب سائٹ: http://www.hizb-ut-tahrir.info